

از عدالت الاعظمیٰ

انکم ٹیکس آفیسر، الوائی

بنام

دی اسوک ٹیکسٹائلز لمیٹڈ، الوائی

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ اصلاح، دائرہ کار۔ اگر کوڈ کے تحت نظر ثانی کے ساتھ مساوی کیا جاسکتا ہے۔ ٹیکس کی پیشگی ادائیگی۔ اصلاح پر اضافی ٹیکس کی وجہ سے جرمانہ سود، اگر لاگو کیا جاسکتا ہے۔ کوڈ آف سول پروسیجر (7 آف 1908)، 47، 0، قاعدہ 1۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعات 18A (8)، 35۔

1952-53 کے سال کے لیے جواب دہندگان کی خالص قابل تخمینہ آمدنی میں رد و بدل کیا گیا، اس نے منافع کا اعلان کیا جس نے فائننس ایکٹ 1952 کی دفعات کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور اضافی انکم ٹیکس کی ادائیگی کا ذمہ دار بن گیا، جس حقیقت کو انکم ٹیکس آفیسر نے نظر انداز کیا، جنہوں نے انکم ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 35 کے تحت نوٹس دینے کے بعد غلطی کو درست کیا اور روپے میں ایک آنہ کی شرح سے اضافی ٹیکس عائد کیا۔ بعد میں اس نے دریافت کیا کہ یہ بھی غلط تھا اور اس کا ریٹ ایک روپیہ میں پانچ آنہ ہونا چاہیے تھا اور غلطی کی اصلاح کر لی۔ اسی حکم سے دفعہ 18A (8) کے تحت تعزیری سود عائد کرنے کی چھوٹ کو درست کیا گیا اور تعزیری سود عائد کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے روبرو مدعا علیہ کا موقف تھا کہ ایکٹ کا دفعہ 35 لاگو نہیں ہوتا اور میرٹ پر اضافی ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ دفعہ 35 کے تحت اختیارات کے استعمال کے لیے ضروری بنیاد نہیں رکھی گئی تھی اور اس لیے انکم ٹیکس آفسر کے پاس حکم دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ اور یہ بھی کہ ایکٹ کے دفعہ 18A (8) کے تحت ایڈوانس ڈپازٹ کرنے میں ناکامی پر جرمانہ سود بھی دائرہ اختیار کے بغیر تھا۔

مان لیا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے دفعہ 35 کی زبان اور دائرہ کار کو O. 47، قاعدہ 1 کے ساتھ کوڈ آف سول پروسیجر کا مساوی نہیں کیا جاسکتا۔ انکم ٹیکس آفیسر ایکٹ کے دفعہ 35 کے تحت ریکارڈ کی جانچ کر سکتا ہے اور اگر اسے پتہ چلا کہ غلطی ہوئی ہے تو قانون اور حقیقت دونوں کی غلطی کو درست کر سکتا ہے۔ O. 47، قاعدہ 1 میں کوڈ آف سول پروسیجر کے تحت نظر ثانی کے اختیارات کی پابندی کا عمل انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 35 کے معاملے پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔

مزید کہا کہ دفعہ 18A (8) ایک لازمی تھا اور انکم ٹیکس آفیسر کو اس ذیلی دفعہ کی دفعات کے تحت فراہم کردہ طریقے سے سود کا حساب لگانا تھا اور اسے تشخیص میں شامل کرنا تھا۔

مہارانا ملز (پی) لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر، (1959) 36 آئی ٹی آر 350 اور ایم۔ کے وینکٹا چلم بمقابلہ بمبئی ڈائینگ اینڈ مینوفیکچرنگ کو۔ لمیٹڈ، (1958) 34 آئی ٹی آر 143، زیر بحث آیا۔

کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ ایلفنسٹن اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کو۔ لمیٹڈ (1960) 40 آئی ٹی آر 142، کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ جلاؤں الیکٹرک سپلائی کو۔ لمیٹڈ، (1960) 40 آئی ٹی آر 184 اور کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ کھٹاؤ مکانجی سپنگ۔ ویونگ کو۔ لمیٹڈ (1960) 40 آئی ٹی آر 189، قابل اطلاق نہیں ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار سول : دیوانی اپیل نمبر، 311 آف 1959۔

1955 کی اصل اپیل زیر نمبر 75 میں ٹراوانکور کوچین ہائی کورٹ، ایرنا کولم کے 31 اکتوبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کیلئے اے۔ این۔ کرپال اور ڈی۔ گپتا۔

سر دار بہادر، مدعا کیلئے۔

13 دسمبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور، یہ اس عدالت کے فیصلے اور حکم کے خلاف کیرالہ ہائی کورٹ کے سٹوفکیٹ کے مطابق ایک اپیل ہے اور فیصلے کا سوال انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 35 کے قابل اطلاق ہے (اس کے بعد اسے 'ایکٹ' کہا گیا)۔

جن حقائق نے اپیل کو اٹھایا وہ یہ ہیں: جواب دہندہ ایک محدود کمپنی ہے جو الوائی میں اسپننگ ملز کی مالک ہے۔ اس نے جنوری، 1951 میں کاروبار شروع کیا، اور اس کا پہلا اکاؤنٹنگ سال 31 دسمبر 1951 کو ختم ہوا، اور متعلقہ تشخیصی سال 1952-53 ہے۔ اس نے دفعہ 15C کے تحت قابل اجازت رقم کو مد نظر رکھے بغیر اپنا ریٹرن فائل کیا جس کی آمدنی 3,21,284 روپے ہے۔ 2 فروری 1953 کو دفعہ 15C کے تحت 1,79,081 روپے کی کٹوتی کے بعد مدعا علیہ کی خالص قابل تخمینہ آمدنی کا تعین 1,47,083 روپے میں کیا گیا۔ تاہم جواب دہندہ نے 4,72,415 روپے کے منافع کا اعلان کیا جس نے فنانس ایکٹ 1952 کے دفعہ 2 کے اطلاق کو اپنی طرف متوجہ کیا، جسے پہلے شیڈول کے حصہ B کے ساتھ پڑھا گیا، شرط (ii) اور اس طرح یہ اضافی انکم ٹیکس کی ادائیگی کا ذمہ دار ہو گیا اور اس حقیقت کو انکم ٹیکس آفیسر نے نظر انداز کر دیا۔ ایکٹ کے دفعہ 35 کے تحت نوٹس دینے کے بعد، انکم ٹیکس آفیسر نے 25 جنوری 1954 کو ایک حکم کے ذریعے، اس غلطی کو درست کیا اور روپے میں ایک آنہ کی شرح سے اضافی ٹیکس عائد کیا۔ بعد میں اس نے دریافت کیا کہ یہ بھی غلط تھا اور اس کا ریٹ ایک روپے میں 5 آنا ہونا چاہیے تھا۔ 12 اگست 1954 کو ایک حکم کے ذریعے، اس نے غلطی کو درست کیا۔ دفعہ 18A کے تحت ایڈوانس انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا اور مدعا علیہ کمپنی نے صرف 5,000 روپے جمع کرائے تھے اور اس لیے وہ ایکٹ کے دفعہ 18A (8) کے تحت تعزیری سود کی ذمہ دار ہو گئی۔ اسی حکم سے تعزیری سود کے نفاذ کی اس کوتاہی کو درست کیا گیا اور اس طرح اس غلطی کو دور کیا گیا۔

اس حکم کے خلاف مدعا علیہ کمپنی نے دفعہ 33A (2) کے تحت انکم ٹیکس کمشنر کے پاس نظر ثانی کی لیکن نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ کمپنی نے کیرالہ ہائی کورٹ میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اس بنیاد پر درخواست دائر کی کہ ایکٹ کا دفعہ 35 لاگو نہیں ہوتا ہے اور میرٹ پر اضافی ٹیکس نہیں لگایا جا سکتا۔ ہائی کورٹ نے 31 اکتوبر 1955 کے اپنے فیصلے کے ذریعے یہ قرار دیا کہ کیے گئے احکامات دائرہ اختیار کے بغیر تھے اور اس لیے اس نے احکامات کو منسوخ کرنے کے لیے سرٹوریوری کی رٹ منظور کی اور انکم ٹیکس آفیسر نے اس اپیل کو اس ہائی کورٹ کے سٹوفکیٹ کے تحت لایا ہے۔

ہائی کورٹ کے مطابق، ایکٹ کا دفعہ 35 "ریکارڈ پر ظاہر ہونے والی غلطیوں" کی اصلاح کا ایک انتظام تھا اور ہائی کورٹ کی رائے میں یہ O. 47، قاعدہ 1 کے کوڈ آف سول پروسیجر کے مطابق ایک غلطی غلطی یا غلطی کی بنیاد پر نظر ثانی کی منظوری کے لیے جو ریکارڈ کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے اور اس نے اسے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا:-

"یعنی ایک واضح غلطی جس کی غلطی کو ظاہر کرنے کے لیے کسی خارجی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ غلطی ایک حقیقت ہو سکتی ہے لیکن حقیقت کے معاملات تک محدود نہیں ہے اور اس میں قانون کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔ لیکن قانون یقینی اور اس بات کا اہل ہونا چاہیے کسی قابل بحث نکتہ پر قانون کے بارے میں غلط نظریہ یا قانون کی غلط نمائش یا قانون کا غلط اطلاق یا مناسب قانون کا اطلاق کرنے میں ناکامی کو ریکارڈ پر ظاہر ہونے والی غلطی یا غلطی نہیں سمجھا جاسکتا۔ دیکھیں چیٹلر سی پی سی Col. III پی پی۔ 50-3549، 5 واں ایڈیشن۔

اس بنیاد پر کہ فائنل ایکٹ کے پہلے شیڈول کے پارٹ بی شق (ii) کا اطلاق ایک پیچیدہ سوال تھا جس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ "ریکارڈ پر ظاہر ہے"، ہائی کورٹ نے کہا کہ ضروری ہے دفعہ 35 کے تحت اختیارات کے استعمال کی بنیاد نہیں رکھی گئی تھی اور اس لیے انکم ٹیکس آفیسر کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا کہ وہ حکم صادر کرے۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ ایکٹ کے دفعہ 18A (8) کے تحت دفعہ 18A (3) کے تحت ایڈوانس ڈپازٹ کرنے میں ناکامی پر تعزیری سود کی وصولی بھی دائرہ اختیار کے بغیر تھی۔

ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ کے فاضل جج ایکٹ کے دفعہ 35 کی زبان اور دائرہ کار کو O. 47، قاعدہ 1، سول پروسیجر کوڈ کے ساتھ مطابقت کرنے میں غلطی کا شکار ہو گئے ہیں۔ دونوں کی زبان مختلف ہے کیونکہ ایکٹ کے دفعہ 35 کے مطابق جو غلطیوں کی اصلاح کے لیے فراہم کرتا ہے مختلف انکم ٹیکس حکام کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی شخص کی تاریخ سے چار سال کے اندر کسی بھی غلطی کو درست کرنے کے لیے "ظاہر" ریکارڈ سے "اور سول پروسیجر کوڈ میں الفاظ "ریکارڈ کے نمایاں ظاہر ہونے والی غلطی" ہیں اور دونوں دفعات کا مطلب ایک ہی نہیں ہے۔ مہارنہ ملز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر، پور بندر میں اس عدالت نے دفعہ 35 کا دائرہ پی۔ 358 درج ذیل الفاظ میں:-

"دفعہ 35 کے تحت طاقت بلاشبہ غلطیوں کی اصلاح تک محدود ہے جو ریکارڈ سے ظاہر ہیں۔ اس دفعہ کے ذریعے غور کی جانے والی غلطی وہ نہیں ہے جسے دلیل کے نتیجے میں دریافت کیا جائے بلکہ یہ انکم ٹیکس آفسر کے لیے کھلا ہے کہ وہ ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرے جس میں شواہد بھی شامل ہیں اور اگر اسے کوئی غلطی معلوم ہوتی

ہے تو وہ غلطی کو درست کرنے کا حقدار ہے۔ بشرطیکہ اگر نتیجہ تشخیص میں اضافہ یا رقم کی واپسی میں کمی کا ہے تو تشخیص کرنے والے کو نوٹس دینا ہوگا اور اسے سننے کا مناسب موقع دیا جانا چاہئے۔"

اس صورت میں غلط لکھی گئی قیمت کا تعین کرنے میں ابتدائی غلطی کی وجہ سے ہوئی جسے بعد میں درست کر دیا گیا۔ ایک سابقہ معاملہ ایم کے ویٹکٹا کلم بمقابلہ بمبئی ڈانگ اینڈ مینوفیکچرنگ کو۔ لمیٹڈ جہاں سابقہ اثر والے قانون میں بعد میں کی گئی ترمیم کے نتیجے میں، انکم ٹیکس آفیسر نے دفعہ 18A (5) کے تحت سود کی رقم کو کم کر دیا اور تعین کنندہ نے ہائی کورٹ سے انکم ٹیکس آفیسر کے خلاف ممانعت کی ایک رٹ اس بنیاد پر حاصل کی کہ جسے غلطی پر غور کیا گیا ہے وہ حکم کے مطابق ظاہر ہونا چاہیے نہ کہ ترمیم کے نتیجے میں ہونے والی غلطی قانون کے زیر اثر اگر پرانی تھی، مگر یہ مانا گیا کہ یہ ریکارڈ میں ظاہری غلطی کا معاملہ تھا جسے جسٹس گچندر گڈ کر نے اپنے فیصلے میں کہا:-

"اس وقت جب انکم ٹیکس افسر نے مبینہ غلطی کو درست کرنے کے سوال پر اپنا دماغ لگایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ اسے 1 اپریل 1952 سے داخل کردہ شرط پر مشتمل پرنسپل ایکٹ پڑھنا پڑا۔"

اس طرح اس عدالت نے قرار دیا ہے کہ تحریری قیمت کا تعین کرنے میں ابتدائی غلطی کی وجہ سے تشخیص کی بنیاد پر غلطی کی دریافت ریکارڈ کی غلطی ہے اور اسی طرح قانون کا غلط استعمال ہے حالانکہ یہ قانون سابقہ طور پر عمل میں آیا ہے۔ انکم ٹیکس آفیسر، ایکٹ کے دفعہ 35 کے تحت، ریکارڈ کی جانچ کر سکتا ہے اور اگر اسے پتہ چلتا ہے کہ اس نے غلطی کی ہے تو وہ اس غلطی کو درست کر سکتا ہے اور جس غلطی کو درست کیا جاسکتا ہے وہ حقیقت یا قانون کی غلطی ہو سکتی ہے۔ O. 47، قاعدہ 1، سول پروسیجر کوڈ کے تحت نظر ثانی کی طاقت کا پابندی والا عمل ایکٹ کے دفعہ 35 کے معاملے میں لاگو نہیں ہوتا ہے اور ہماری رائے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انکم ٹیکس آفیسر کا حکم تنازعہ میں تشخیص دائرہ اختیار کے بغیر تھا۔

دفعہ 18A (8) کے حوالے سے بھی فاضل ججوں نے خود کو غلط طریقے سے سمجھا ہے کیونکہ یہ دفعہ لازمی ہے۔ یہ دیتا ہے:-

دفعہ 18A (8) "جہاں، باقاعدہ تشخیص کرنے پر، انکم ٹیکس آفیسر کو پتہ چلتا ہے کہ اس دفعہ کی مذکورہ بالا دفعات کے مطابق ٹیکس کی کوئی ادائیگی نہیں کی گئی ہے، سود کا حساب ذیلی دفعہ 6 میں بیان کردہ طریقے سے ریگولر تشخیص کی بنیاد پر طے شدہ ٹیکس میں شامل کیا جائے گا۔"

لہذا انکم ٹیکس آفیسر کو اس ذیلی دفعہ کی دفعات کے تحت فراہم کردہ طریقے سے سود کا حساب لگانے کی ضرورت تھی اور اسے تشخیص میں شامل کرنا غلط ہے۔

جواب دہندہ کے وکیل نے فائننس ایکٹ 1952 کے پہلے شیڈول کے حصہ B کے شق (ii) کے اطلاق کے بارے میں سوال اٹھانے کی کوشش کی اور کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ ایلفنسٹن اسپننگ اینڈ یونگ ملز کو۔ لمیٹڈ (سی) میں اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کیا اور اسی طرح کے معاملات کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ جلاؤں الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ اور کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ کھٹاؤ مکنجی اسپننگ اینڈ یونگ کمپنی لمیٹڈ؛ لیکن ان کیسز کے حقائق مختلف تھے۔ پہلی آسانی میں کل آمدنی نہیں تھی اور اس معاملے میں فائننس ایکٹ لاگو نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے میں کسی بھی پچھلے سال میں کوئی منافع نہیں ہوا تھا اور اس وجہ سے یہ ناکام ہو گیا کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ پچھلے سال سے فوراً پہلے ایک یا زیادہ سالوں کا غیر تقسیم شدہ منافع ہونا چاہیے۔ تیسری صورت میں بھی فائننس ایکٹ لاگو نہیں تھا کیونکہ اضافی ٹیکس کل آمدنی پر صحیح طریقے سے نہیں لگایا گیا تھا اور جو اصل میں ٹیکس لگایا گیا تھا وہ کبھی بھی پچھلے سال کی کل آمدنی کا حصہ نہیں تھا۔

ہماری رائے میں ہائی کورٹ کا حکم غلط تھا۔ لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اخراجات کے ساتھ منسوخ کرتے ہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔